باب سوم

# سیرتِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم)

## عہدِ نبوی کے ماہ وسال (مَدنی دور)

### (1) فتحِ مکہ

**حاصلاتِ تعلّم**

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ فتحِ مکّہ کے پس منظر، اسباب اور وجوہات کو جان سکیں۔
- ☆ اسلام کے فروغ کے سلسلے میں فتحِ مکّہ کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ فتحِ مکّہ کے واقعات و معجزات سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ قدرت و اختیار ملنے پر معاف کرنے کی فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ فتحِ مکّہ کے تناظر میں عفو و درگزر کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ فتحِ مکّہ کے نتائج کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ فتحِ مکّہ کے بعد تطہیرِ کعبہ، بتوں کو گرانا اور کلیدِ کعبہ کی سپردگی کے حوالے سے علم حاصل کر سکیں۔
- ☆ فتحِ مکّہ میں نصرتِ الٰہیہ کے ظہور کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے سچا ہونے پر یقین رکھ سکیں۔
- ☆ فتحِ مکّہ کے نتائج کو مدِنظر رکھتے ہوئے روزمرّہ زندگی میں لوگوں کو کھلے دل سے معاف کرنے والے بن سکیں۔

6 ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقعے پر عرب قبائل میں سے بنوخُزاعہ مسلمانوں کے حلیف بنے، بنوبکر نے قریشِ مکّہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا اور یہ معاہدہ ہوا کہ فریقین دس سال تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے، لیکن اٹھارہ (۱۸) ماہ بعد بنوبکر نے اچانک صلح کا معاہدہ توڑتے ہوئے بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا اور حرمِ کعبہ میں بھی بنوخُزاعہ پر لڑائی مسلط کی۔ بنوخزاعہ نے مسلمانوں سے مدد مانگی، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے قریشِ مکّہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ یا تو بنوخزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں یا معاہدے سے دست بردار ہو جائیں یا صلح ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں۔ قریشِ مکّہ نے جنگ کرنا قبول کیا۔ آخر 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکّہ مکرمہ کے نواح میں جا پہنچے۔ مرّ الظّهران کے مقام پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میمنہ (دایاں حصّہ)، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میسرہ (بایاں حصّہ) اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا پرچم حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم فرما رہے تھے، آج اللہ تعالیٰ کعبہ مقدسہ کو خصوصی عظمت بخشے گا اور آج کعبہ کو نیا غلاف پہنایا جائے گا۔ مختصر جھڑپ کے بعد اسلامی لشکر، شہرِ مکّہ میں داخل ہو گیا۔

قریشِ مکّہ میں سے ابوسفیان، بُدَیل بن ورقا اور حکیم بن حزام جیسے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے دس ہزار کے لشکر کی موجودگی کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہدایات جاری فرمائیں کہ جو شخص پناہ طلب کرے اسے پناہ دی جائے، عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اُٹھائی جائے، جو شخص ابوسفیان کے گھر پناہ لے، اس کو بھی کچھ نہ کہا جائے، جو ہتھیار ڈال دیں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیں ان سب کے لیے امان ہے۔

فتحِ مکّہ کے موقعے پر حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم پر انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کا سرِ انور اونٹنی کی کوہان کو چھو رہا تھا، زبان پر سُورَۃُ الْفَتْح کی آیات جاری تھیں، آخر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ آج میں تمھارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے تمام اہلِ مکّہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ اہلِ مکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے اس حسنِ سلوک اور عفو و درگزر سے انتہائی متاثر ہوئے اور جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ فتحِ مکّہ کے موقع پر رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا عفو و درگزر کی شاندار مثال ہے۔ پھر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے ایک لکڑی پکڑی ہوئی تھی جس سے بتوں کو گراتے جاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ (سُورَۃُ بنی اسرائیل: 81)

ترجمہ: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے بیت اللہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھی اور باہر نکل کر خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمائی، حجرِ اسود کو بوسہ دیا، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے دستِ مبارک پر مردوں اور عورتوں کی بھاری تعداد نے اسلام قبول کیا۔

فتحِ مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبولِ اسلام میں پہل کی، حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، اسلام اور اہلِ اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی، دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم چند دن مکہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکّہ مکرّمہ کا امیر مقرر فرمایا اور مکّہ مکرّمہ کے گرد و نواح میں جو بڑے بڑے بُت خانے تھے، اُن کو ختم کرنے کے لیے مجاہدین کے دستے روانہ فرمائے۔

## مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) فتحِ مکّہ کے اسباب میں سے ہے:

(الف) مدینہ منورہ کی چراگاہ پر حملہ (ب) بدر کے مقتولین کا انتقام

(ج) بنو خزاعہ پر حملہ (د) قریش کے معاشی مفادات کا تحفظ

(ii) فتحِ مکّہ کے موقع پر دار الامن قرار دیا گیا:

(الف) حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گھر (ب) حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گھر

(ج) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گھر (د) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گھر

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی اونٹنی کا نام ہے:

(الف) قصوا (ب) براق (ج) ناقة (د) ذوالفقار

(iv) فتحِ مکّہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے کفار کے لیے عام معافی کا اعلان علامت ہے:

(الف) صبر و تحمل کی (ب) عفوودرگزر کی (ج) سخاوت کی (د) ایثار و قربانی کی

(v) فتحِ مکّہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:

(الف) حضرت طلحہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے (ب) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے

(ج) حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے (د) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے

**2۔ مختصر جواب دیں:**

(i) فتحِ مکّہ کا واقعہ کب پیش آیا؟

(ii) فتحِ مکّہ کے موقع پر کن تین صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو لشکر کا امیر مقرر کیا گیا؟

(iii) فتحِ مکّہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

(iv) فتحِ مکّہ کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟

(iv) اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

**3۔ تفصیلی جواب دیں:**

(i) فتحِ مکّہ کے اسباب بیان کریں۔

## سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ کمرا جماعت میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو دعوت و تبلیغ میں درپیش مشکلات پر گفت گو کریں۔

☆ نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مدینہ منورہ سے مکّہ مکرّمہ کی مسافت کا جائزہ لیں۔

## برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مدینہ منورہ سے مکّہ مکرّمہ کی مسافت کا جائزہ لینے میں مدد کی جائے۔

☆ فتحِ مکہ کے متعلق ایک فہرست تیار کروائی جائے، جس میں لشکر کی تعداد، جھنڈوں کی تعداد اور علم برداروں کے نام وغیرہ شامل ہوں۔

☆ فتحِ مکہ کے موقعے پر اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی شان و شوکت کے مظاہرے پر گفت گو کریں۔

# عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مَدَنی دور)

## (2) غزوۂ حُنَین

### حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ غزوۂ حنین کے پس منظر اور اسباب کو جان سکیں۔
- ☆ غزوۂ حُنین کے واقعات و معجزات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ غزوۂ حنین کے نتائج کو سمجھ سکیں۔
- ☆ اپنی قوت و کثرت پر فخر کرنے کے بجائے نصرتِ الٰہیہ پر بھروسا کر سکیں۔
- ☆ غزوۂ حنین میں رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی بے مثال شجاعت، استقامت اور ثابت قدمی سے سبق حاصل کر سکیں۔
- ☆ مشکل حالات میں ثابت قدم رہتے ہوئے اپنے حواس کو متزلزل ہونے سے بچا سکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں غزوۂ حنین کے واقعات سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

مکّہ مکرّمہ سے چالیس (۴۰) کلو میٹر کے فاصلے پر واقع وادیِ حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے، جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔ انھوں نے فتحِ مکّہ کے بعد ارد گرد کے قبائل کو مسلمانوں کی مخالفت پر اُکسا کر اپنے ساتھ ملا لیا اور مکّہ مکرّمہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ فتحِ مکّہ کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم مکّہ مکرمہ میں انیس (۱۹) دن قیام کرنے کے بعد شوّال 8 ہجری کو بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ وادیِ حنین کی جانب روانہ ہوئے۔ لشکر کی تعداد دیکھ کر بعض نومسلموں کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ آج کوئی طاقت ہمیں شکست سے دوچار نہیں کر سکتی، ان کا یوں اپنی ظاہری طاقت و کثرتِ تعداد پر اترانا اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا۔

ادھر دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے پہلے میدان میں پہنچ کر جنگی تدابیر اختیار کر چکے تھے، جیسے ہی مسلمان میدانِ جنگ میں اترے، کفّار نے اچانک حملہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی، جس کی وجہ سے بدنظمی پیدا ہوئی اور مسلمان اچانک اس قدر شدید حملے سے بوکھلا گئے اور عارضی طور پر مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑنے لگے۔

اس موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بے مثال جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان میں ڈٹے رہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے، جس کی رکاب حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور لگام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکڑ رکھی تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

"اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ........ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ"

"میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں" (صحیح بخاری: 4315)

نبیِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا اور یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد فرمائے گا اور دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکاریں، چناں چہ انھوں نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکارا اور کہا "بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟" یہ آواز سن کر تمام مسلمان واپس مڑے اور تھوڑی ہی دیر میں میدانِ جنگ مجاہدین سے بھر گیا، بنو ہوازن کے خلاف گھمسان کی لڑائی شروع ہوگئی، جلد ہی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

اس غزوے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو متعدد معجزات عطا فرمائے، نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لڑائی کی شدت دیکھ کر مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی۔ وہ مٹھی بھر خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں چلی گئی، دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غزوے میں فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ غزوۂ حنین میں حضرت ابوطلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تنہا تیس (30) مشرکوں کو قتل کیا، جبکہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔ اس غزوہ میں چار مسلمان شہید ہوئے۔

غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو بے شمار مالِ غنیمت عطا فرمایا۔ اس مالِ غنیمت میں چھے ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مالِ غنیمت فوراً تقسیم نہیں کیا بلکہ دو ہفتے تک انتظار فرمایا تھا کہ شاید بنو ہوازن اسلام قبول کرلیں اور مالِ غنیمت ان کو واپس کر دیا جائے، لیکن ایسا نہ ہوا تو آپ خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مالِ غنیمت تقسیم فرما دیا۔ غزوۂ حنین کی وجہ سے متعدد قبائل دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام مزید دور دراز کے علاقوں تک پھیل گیا۔

غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ۙ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ۚ﴿۲۵﴾ (سُوْرَةُ التَّوبة:25)

ترجمہ: "یقیناً اللہ تمھاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمھاری کثرت نے تمھیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا تو وہ (کثرت) تمھارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ موڑ لیا۔"

غزوۂ حنین اور غزوہ بدر ہی دو غزوات ہیں، جن کے نام قرآنِ مجید میں آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آزمائش سے دوچار کر کے بتا دیا کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اپنی تعداد اور ساز و سامان کی فراوانی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اللہ پر توکُّل رکھتے ہوئے ہمیشہ عجز و انکسار کی روش اپنانی چاہیے، کیوں کہ کثرت کے باوجود شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال و اسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

# مشق

**1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:**

(i) وادیِ حنین کا مکّہ مکرّمہ سے فاصلہ ہے:

(الف) بیس کلومیٹر (ب) تیس کلومیٹر (ج) چالیس کلومیٹر (د) پچاس کلومیٹر

(ii) وادیِ حنین میں آباد تھے:

(الف) بنونضیر و بنوقینقاع (ب) بنوقریظہ و بنوسلیم (ج) بنواوس و خزرج (د) بنوہوازن و بنوثقیف

(iii) غزوۂ حنین میں بکھرنے والوں کو آواز دے کر اکٹھا کرنے والے تھے:

(الف) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہ

(iv) غزوۂ حنین کے دوران میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کفارِ مکہ پر پھینکی:

(الف) مٹھی بھر خاک (ب) زنجیر (ج) تلوار (د) زرہ

(v) غزوۂ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے:

(الف) توکّل کا (ب) عفوودرگزر کا (ج) کفایت شعاری کا (د) رواداری کا

**2۔ مختصر جواب دیں:**

(i) غزوۂ حنین میں حضرت ابوطلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے کتنے کفار کو واصلِ جہنم کیا؟

(ii) غزوۂ حنین کے موقعے پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے کس طرح مسلمانوں کو پکارا؟

(iii) غزوۂ حنین کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے کیا ارشاد فرمایا؟

(iv) قرآنِ مجید میں کن دو غزوات کا نام ذکر ہوا ہے؟ (v) غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو کیا مالِ غنیمت حاصل ہوا؟

**3۔ تفصیلی جواب دیں:**

(i) غزوۂ حنین میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس طرح شجاعت و استقامت کا مظاہرہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔

## سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ اس سبق کی روشنی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بہادری و شجاعت پر ایک مضمون تحریر کریں۔

☆ طلبہ نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مکہ مکرّمہ سے حنین تک کی مسافت کا جائزہ لیں۔

☆ کمرا جماعت میں غزوۂ حنین کے واقعات پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ کریں۔

## برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے حوالے سے آگاہ کریں۔

☆ طلبہ کی نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مکہ مکرمہ سے حنین تک کی مسافت کا جائزہ لینے میں راہ نمائی کریں۔

# عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مدنی دور)

## (3) عام الوفود

### حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ عام الوفود کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- ☆ عام الوفود کی اہمیت اور اس کی معنویت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ تین وفود کے اجمالی حالات اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حسنِ معاملہ سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ☆ وفود کی آمد کی وجہ سے جزیرۃ العرب میں اسلام کے پھیلاؤ اور حجۃ الوداع میں اس کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت کو مدِنظر رکھتے ہوئے مہمانوں اور وفود کے اعزاز و اکرام کرنے والے بن سکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حُسنِ معاملات سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

عام کا معنی "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنی "لوگوں کی جماعت" ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ فتح مکّہ اور غزوۂ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبرِ اسلام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منھ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ ان کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حُسنِ انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

### وفد بنو تمیم

بنو تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا، یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔ ان کی قیادت عرب کا مشہور سردار اقرع بن حابس کر رہا تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ظہر سے پہلے قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام) فرما رہے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بے آرام کیا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو گھر کے باہر پکارا، آوازیں دیتے رہے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کی، تو اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی جس میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

یہ لوگ اپنے ساتھ بڑے فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب لے کر آئے تھے، جن کے مقابلے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بطور خطیب حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دینے کا حکم دیا اور بطور شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیش کیا کہ اٹھو اور جواب دو۔ انھوں نے تسلیم کرلیا کہ آپ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خطیب اور شاعر دونوں بہت اعلیٰ ہیں۔ اقرع بن حابس بارگاہ رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے اتنا متاثر ہوا کہ اپنے آبائی دین کو الوداع کہا اور وفد سمیت اسلام قبول کرلیا۔

## وفد نجران

عرب کے علاقے نجران میں نصاریٰ بڑی تعداد میں آباد تھے۔ ان کا ایک وفد حضرت محمد رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاس مدینہ طیّبہ آیا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ بڑے سردار بھی تھے، پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے دینی و دنیاوی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اس وفد کا پرتپاک استقبال فرمایا، انھیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا گیا، اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی۔ یہ وفد حضرت محمد رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی نبوّت کی خبر سن کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا، لہٰذا ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کردیے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو ردّ فرمایا، لیکن وہ لوگ اپنی ضد پر ڈٹے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

یہ حکم نازل ہونے کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلے کے لیے تشریف لائے۔ جب ان کے پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو دنیا سے تمھارا نام و نشان تک مٹ جائے گا، چناں چہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کردیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہوگئے۔

اس کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ کا عذاب اہلِ نجران کے نزدیک آچکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیا میٹ کردیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہوجاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

## وفدِ عبدِ القیس

اس وفد میں بیس آدمی تھے۔ ان کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب "اَشجّ" تھا۔ اشج زبان اور دل کا کھرا تھا، وفد عبد القیس کی بارگاہِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم میں آمد سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خبر دی کہ مشرق سے کچھ سوار آرہے ہیں جو اسلام قبول کریں گے۔ وفد عبد القیس کے لوگ جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان کا والہانہ استقبال فرمایا۔

انھوں نے حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے چہرہ انور کی خوب صورتی کو دیکھ کر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے دست مبارک اور پائے اقدس کو بوسے دے کر محبت وعقیدت کا اظہار کیا۔ اس وفد کے سردار نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے اس کی وضع اور آداب کو پسند کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ دو خوبیاں تم میں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں: ایک حلم یعنی جلد بازی نہ کرنا اور امور و معاملات میں غور وفکر کرنا اور دوسری خوبی وقار ہے۔ دورانِ گفت گو میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے حرمت والے مہینوں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے بارے میں انھیں آگاہ کیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ان کو نماز، روزہ، زکوۃ اور غنیمت میں سے ادائے خمس کا حکم دیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ان کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عبد القیس والوں کی بخشش فرما۔ یہ وفد دس دن حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں رہا، قرآن مجید اور احکامِ شریعت سیکھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ان کو تحفے تحائف دیے، اشجؓ کو بہت زیادہ مال عطا فرمایا اور ان کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اس سبق میں ہمیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی تعلیمات سے یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنی چاہیے، معاملات میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے اور امور و معاملات کی انجام دہی میں غور و فکر کرنا چاہیے اور اپنی ذاتی زندگی میں وقار و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے۔

## مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) عام الوفود سے مراد ہے:

(الف) وفود کا سال (ب) وفود کا دن (ج) وفود کی صدی (د) وفود کا مہینا

(ii) بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے بطور خطیب کس شخصیت کو پیش کیا؟

(الف) حضرت ثابت بن قیس رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه (ب) حضرت حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه

(ج) حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه (د) حضرت زید بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا:

(الف) مسجدِ نبوی میں (ب) مسجدِ قبا میں

(ج) حضرت ایوب انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه کے گھر (د) سرائے میں

(iv) وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا:

(الف) اقرع بن حابس (ب) مالک بن فہر

(ج) عبد اللہ بن ابی (د) اشج

(v) وفد عبد القیس کے سردار اشج میں دو نمایاں خوبیاں تھیں:

(الف) حلم اور وقار P-35 (ب) رواداری اور بردباری

(ج) صبر و تحمل (د) انکسار و تواضع

2۔ **مختصر جواب دیں:**

(i) عام الوفود کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔ P-33

(ii) وفد عبد القیس کے سردار کا نام لکھیں۔ P-34

(iii) وفد عبد القیس کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے کون سی دعا فرمائی؟ P-35

(iv) وفد عبد القیس کے سردار نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا اہتمام کیا؟ P-35

(v) وفد بنو تمیم کو بارگاہِ رسالت میں حاضری کے کیا آداب سکھائے گئے؟ P-33

3۔ **تفصیلی جواب دیں:**

(i) وفد بنی نجران کے بارگاہ رسالت میں حاضری کا احوال بیان کریں۔

## سرگرمی برائے طلبہ

☆ اساتذہ کرام کی مدد سے دس وفود پر مشتمل ایک فہرست تیار کریں اور اسے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

## برائے اساتذہ کرام

☆ معروف کتبِ سیرت کی روشنی میں طلبہ سے وفود پر مشتمل ایک فہرست تیار کروائیں، جس میں وفد اور سردار کا نام، علاقہ، قبیلہ اور سال/مہینہ وغیرہ شامل ہوں۔

☆ طلبہ کے مابین نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی وفود سے ملاقات اور اس دوران میں ہونے والے مکالمے پر مذاکرہ کروائیں۔

← باب (chapter) کو ترتیب اور تفصیل سے پڑھا جائے تو نہ صرف منتقی سوالات حل ہو سکتے ہیں بلکہ انشائی سوالات کے جوابات میں بھی آسانی رہے گی۔

← منتقی سوالات کے متعلقہ لائینز (یا حصہ) پر سوال نمبر رکھ دیا گیا ہے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آسانی سے جوابات کی نشاندہی کر کے یاد کیا جا سکتا ہے۔

# اُسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور ہماری عملی زندگی

## (1) حضرت محمد مُصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا بچپن اور جوانی

### حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بچپن اور جوانی کے واقعات و معمولات کو جان سکیں۔
- ☆ نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا بہن بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور خوش طبعی وغیرہ سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ جوانی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی بے مثل عفت و حیا، شجاعت و بہادری اور حُسنِ معاملات کے واقعات کو جان سکیں۔
- ☆ نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بچپن اور جوانی میں دوسروں کی راحت رسانی اور خدمتِ خلق کے جذبے کو اپناتے ہوئے معاشرے کی بہتری میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

حضرت محمد رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ولادت باسعادت 12- ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22- اپریل 571 عیسوی کو ہوئی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبد اللہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش سے تقریباً دو ماہ پہلے انتقال فرما چکے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش کے چھٹے سال بعد وصال فرما گئیں۔ اس کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے دادا جان حضرت عبدُ المُطّلِب نے آپ کی پرورش کی۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی عمرِ مبارک آٹھ سال ہوئی تو وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے، دادا کی وفات کے بعد شفیق چچا حضرت ابو طالب نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پرورش کی۔ اہلِ عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ساتھ لے گئیں، چار سال تک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم وہیں رہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ایک روز مجھ سے کہنے لگے: امّاں جان! میرے بہن بھائی دن بھر نظر نہیں آتے، یہ صبح کو اٹھ کر روزانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: امّاں جان! آپ مجھے بھی میرے بہن بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجیے۔ چناں چہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اصرار پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم روزانہ جہاں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں چرتی تھیں، تشریف لے جاتے رہے اور بکریاں چراگاہوں میں لے جا کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم! آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی

نبوت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایامِ طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اُسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔

(الخصائص الکبریٰ، ۱: ۵۳)

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اوّل کلام اللہ کی حمد و ثنا پر مبنی تھا۔ جب حضورِ اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر سے مکّہ مکرّمہ واپس پہنچ گئے اور اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو حضرت اُمّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی خاطر داری اور خدمت گزاری میں دن رات جی جان سے مصروف رہنے لگیں۔

## راحت رسانی اور خدمت خلق

ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑ گیا تو سردارانِ عرب، کعبہ کے متولی حضرت ابوطالب کے پاس آئے، انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو ساتھ لیا، حرم میں دیوارِ کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دعا مانگنے میں مشغول ہوئے۔ دعا کے درمیان حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلی مبارک کو آسمان کی طرف اٹھا دیا ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہوئیں اور فوراً ہی اس زور کی بارش برسی کہ زمین سیراب ہو گئی، جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، چٹیل میدانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہو گئیں اور قحط ختم ہو گیا۔

(الملل والنحل: ج: ۲، ص: ۲۴۹)

پورے عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ نے 'حلف الفضول' نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔ اس معاہدے سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ ایک دفعہ ایک عورت نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے اس کی دادرسی فرمائی۔

## عفت و حیا

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم حیا کے پیکر تھے۔ آپ کی عفت و حیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ (صحیح بخاری: 3562)

اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہیں تھا۔ قضائے حاجت کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم آبادی سے دُور دراز تک نکل جاتے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم آبادی سے بہت دور چلے جاتے، یہاں تک کہ کوئی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ (سنن ابی داود: 2)

## بہن بھائیوں اور دوستوں سے حُسنِ سلوک

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی رضاعی بہن حضرت شَیما نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔

غزوۂ حُنین میں حضرت شُیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ ہمیشہ حُسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے دوستوں میں حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حکیم بن حِزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرفہرست ہیں۔ یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے، آپ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلّقات بھی تھے۔ حضرت قیس بن سائب مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجارت میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ شریک رہے، وہ خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا معاملہ اپنے تجارتی شرکا کے ساتھ ہمیشہ نہایت ہی صاف ستھرا رہتا تھا۔

## شجاعت و بہادری اور حُسنِ معاملات

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی مبارک زندگی شجاعت و بہادری اور حسنِ معاملہ کا پیکر تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ کے اولین گواہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ غزوۂ حُنین میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آ گیا تو اس وقت بھی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے یہ فرما رہے تھے:

"میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔"

حضرت برا بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حُنین کے دن نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا۔ (جامع ترمذی: 1688)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے حُسنِ معاملہ کا عالم یہ تھا کہ جب قریشِ مکّہ حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے قریب تھے، تب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حکمتِ عملی سے اتنے بڑے فتنہ و فساد سے تمام اہلِ مکّہ کو بچا لیا، حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا، جب تمام افراد نے چادر پکڑی تو آپ نے حجرِ اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرما دیا۔

# مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تاریخ پیدائش ہے:

(الف) 18 اپریل 571ء (ب) 22 اپریل 571ء (ج) 24 اپریل 571ء (د) 26 اپریل 571ء

(ii) داداجان حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عمر مبارک تھی:

(الف) چھے سال (ب) آٹھ سال (ج) دس سال (د) بارہ سال

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بچپن میں عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کیا کیا؟

(الف) امداد کے طور پر غلہ دیا (ب) اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعا کی

(ج) دعا کے دوران میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی (د) زم زم کے کنویں پر گئے

(iv) جس معاہدے کو حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب قرار دیا:

(الف) میثاقِ مدینہ (ب) صلح حدیبیہ (ج) حلف الفضول (د) مؤاخاتِ مدینہ

(v) حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رضاعی بہن کا اسم گرامی ہے:

(الف) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2۔ مختصر جواب دیں:

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(iii) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے کون سا دوہرا رشتہ تھا؟

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوک تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں:

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت کی روشنی میں دوسروں کی راحت رسانی اور خدمت خلق پر نوٹ لکھیں۔

## سرگرمیاں برائے طلبہ

- کمرا جماعت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بچپن اور جوانی کے واقعات پر گفت گو کریں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں خدمتِ خلق کی چند مثالیں تحریر کریں۔

## برائے اساتذہ کرام

- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بچپن اور جوانی میں عزیز و اقارب، قریبی دوستوں بالخصوص حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ پیش آنے والے واقعات پر طلبہ کے ساتھ گفت گو کریں۔

# (2) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کا ذوقِ عبادت

## حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے ذوقِ عبادت سے آگاہ ہو سکیں۔

☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی عبادت کے واقعات و معمولات سے واقف ہو سکیں۔

☆ عبادت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے خشوع و خضوع کے بارے میں جان سکیں۔

☆ عبادت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے اعتدال و میانہ روی کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔

☆ عبادت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے ذوق و شوق، خشوع و خضوع کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کر سکیں۔

☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے اعتدال و میانہ روی کے واقعات کی روشنی میں عملی زندگی میں اعتدال کی صفت کو پیدا کر سکیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم اعلانِ نبوّت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں یک سوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم غارِ حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اسی غار میں عبادت کے دوران میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ نمازوں کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ قرآنِ مجید کی تلاوت سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کو خاص شغف تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔

### ذوقِ عبادت

نماز اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے پاؤں مبارک میں وَرم آجاتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حالاں کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" (جامع ترمذی:412)

نماز تمام عبادات میں سے افضل و اشرف عبادت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کو جو خوشی ، مسرت اور ذوق نماز میں حاصل ہوتا تھا وہ کسی اور عبادت میں حاصل نہ ہوتا تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا:

"رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے ، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔" (صحیح بخاری:1146)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم عبادت کے لیے خود بھی کمر بستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

## میانہ روی اور اعتدال

دینِ اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے ، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔ انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی ، کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری 6134)

حضورِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی تعلیمات نے سرزمین عرب میں روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ وہ خطۂ زمین جہاں بتوں کی پرستش ہوا کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کی یاد تک دلوں سے محو ہو گئی تھی، ان کے خیالات کا رخ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف ہو گیا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے ذوقِ عبادت اور خشوع و خضوع سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے منوّر کریں اور اپنی راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد کریں۔

## مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا:

(الف) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو　　(ب) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو

(ج) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو　　(د) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ii) جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں عبادت کے دوران میں ورم آ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

(الف) کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں (ب) کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں

(ج) کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں (د) کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں

(iii) نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز کو قرار دیا:

(الف) آنکھوں کی ٹھنڈک (ب) آنکھوں کی روشنی (ج) آنکھوں کی چمک (د) دل کی روشنی

(iv) نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا تشریف لے جاتے تھے:

(الف) فرشتے سے ملاقات کے لیے (ب) تبلیغ کے لیے (ج) فضیلت کے لیے (د) یک سوئی کے لیے

(v) حدیث مبارک کے مطابق نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رات کے کس حصے میں سوتے تھے؟

(الف) ابتدائی حصے میں (ب) آدھی رات کو (ج) آخری حصے میں (د) فجر کے بعد

2- **مختصر جواب دیں:**

(i) اعلانِ نبوّت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادت گزاری کا کیا عالم تھا؟

(ii) نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔

(iii) حضرت عائشہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟

(iv) عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

(v) نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا کو کیا نصیحت کی؟

3- **تفصیلی جواب دیں:**

(i) نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذوقِ عبادت اور خشوع و خضوع پر روشنی ڈالیں۔

(ii) دینِ اسلام نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال کے بارے میں کیا احکام دیے ہیں؟

## سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادت میں ذوق و شوق اور خشوع و خضوع کے حوالے سے گفت گو کریں۔

☆ عبادت کے سلسلے میں شب و روز کے معمولاتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں کمرا جماعت میں مذاکرہ کریں۔

## برائے اساتذہ کرام

☆ عبادت کی مختلف صورتوں پر مشتمل چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

☆ نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادت میں ذوق و شوق اور خشوع و خضوع کے حوالے سے گفت گو کریں۔

## (3) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سخاوت و ایثار

### حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

☆ اُسوۂ نبوی سے سخاوت و ایثار کی مثالیں جان سکیں۔

☆ سیرتِ طیبہ سے سخاوت و ایثار کی مختلف صورتوں (مالی، بدنی اور علمی) کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔

☆ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت میں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین کے واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔

☆ معاشرتی زندگی میں سخاوت و ایثار کے فوائد کا جائزہ لے سکیں۔

☆ معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے سخاوت و ایثار جیسی صفات کو اپنا سکیں۔

☆ اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سخاوت اور ایثار کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی میں شامل کر سکیں۔

☆ سخاوت اور ایثار جیسی صفات کو روز مرّہ زندگی میں اپنا کر معاشرے کی ترقی کا باعث بن سکیں۔

سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کی خوش نودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔ سخاوت کے مختلف طریقے ہیں: مثلاً فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا۔ اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۭ ۣ (سُوْرَةُ الْحَشْر: 9)

"اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو"

نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور کنجوس اللہ اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے۔ (جامع ترمذی: 1968)

سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے، یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

## اُسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اور سخاوت و ایثار

حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے جو کچھ مانگا جاتا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم عطا فرما دیتے، ایک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے اسے صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ، دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں، وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آؤ، بے شک محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم:2312)

ایک مرتبہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ میں بھوکا ہوں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے اپنی کسی زوجہ کے پاس مہمان کے کھانے کے انتظام کا پیغام بھیجا، انھوں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے دوسری زوجہ مطہرہ کے پاس پیغام بھیجا، انھوں نے بھی اسی طرح کہا، حتی کہ سب نے اسی طرح کہا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے فرمایا آج رات کون اس شخص کو مہمان بنائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص نے کہا یا رسولَ اللہ! میں اس کی ضیافت کروں گا۔ وہ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اس نے اپنی بیوی سے پوچھا تمھارے پاس کھانے کے لیے کیا کچھ ہے؟ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لیے کھانا ہے۔ انھوں نے کہا ان کو بہلا کر سُلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھا رہے ہیں پھر سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھالیا جب صبح ہوئی تو وہ صحابی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا تم نے جس طرح رات کو اپنے مہمان کی ضیافت کی ہے، اس سے اللہ بہت خوش ہوا۔ (صحیح مسلم:2054)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی مانگنے والا آجاتا تو اپنی ضمانت دے کر مطلوبہ شے کسی سے لے کر حاجت مند کی ضرورت پوری فرما دیتے۔ ایک شخص آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، کسی چیز کا سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس وقت میرے پاس کوئی شے نہیں، ہاں تم میری ضمانت پر اپنی مطلوبہ اشیا خرید لو جب ہمارے پاس کچھ آجائے گا ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔ (شمائل ترمذی:338)

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے کبھی انکار کیا ہو۔ (صحیح مسلم:2311)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اپنے قول اور عمل میں نہ صرف سخاوت کا خود ایک نمونہ تھے، بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین بھی فرماتے تھے اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم دیوانہ وار آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی ترغیب پر اپنا مال و اسباب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر ڈھیر فرما دیتے تھے۔ غزوہ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں میری مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا

ہوں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سب مال واسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامانِ جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں۔

اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے، کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکا ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

ہمیں بھی سخاوت و ایثار کی صفات اپنانی چاہیں، کیوں کہ سخاوت و ایثار سے جہاں افرادِ معاشرہ کی مدد ہوتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ سخاوت، انسانی دل سے مال و دولت کی لامحدود محبت اور لالچ ختم کر دیتی ہے، جس کے بعد انسان کو اطمینانِ قلب جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ سخاوت سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

## مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) سخاوت سے مراد ہے:

(الف) کھلے دل سے خرچ کرنا  (ب) فضول خرچی کرنا
(ج) منع کرنا  (د) روک لینا

(ii) علمی سخاوت سے مراد ہے:

(الف) کسی کو علمی بات سمجھانا  (ب) کسی پر مال خرچ کرنا
(ج) کسی کو وقت دینا  (د) تیمارداری کرنا

(iii) یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا کہلاتا ہے:

(الف) صبر و تحمل  (ب) سخاوت و ایثار
(ج) عفو و درگزر  (د) رواداری

(iv) انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

(الف) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا  (ب) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا
(ج) اسے مال و دولت عطا کیا  (د) اسے کھجوریں عطا کیں

(v) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم میں پیش کیا:

(الف) گھر کا سارا مال　　(ب) 1100 اونٹ

(ج) گھر کا آدھا مال　　(د) 1000 دینار

2۔ مختصر جواب دیں:

(i) سخاوت و ایثار سے کیا مراد ہے؟

(ii) سخاوت کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بیان کریں۔

(iii) انصاری صحابی کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مہمان کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

(iv) سخاوت کی مالی، بدنی اور علمی صورتوں کی وضاحت کریں۔

(v) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا مال نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کیا؟

3۔ تفصیلی جواب دیں:

(i) سیرتِ طیبہ سے سخاوت کو مثالوں سے واضح کریں۔

## سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ اپنے جیب خرچ میں سے جمع شدہ رقم اور اشیا کے ذریعے سے فلاحی کاموں میں حصہ لیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بے مثال سخاوت اور بے پناہ جذبہ ایثار پر گفت گو کریں۔

## برائے اساتذہ کرام

- نشان دہی کریں کہ روزمرہ زندگی میں سخاوت اور ایثار کی ضرورت کن کن مواقع پر پیش آتی ہے؟
- طلبہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ بخل سے پناہ مانگنے کی مسنون دُعا پڑھنے کو اپنا معمول بنائیں اور بخل سے عملی زندگی میں اجتناب کریں۔